اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نور خدائی

اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ۔ مَثَلُ نُوْرِہٖ کَمِشْکٰوۃٍ فِیْہَا مِصْبَاحٌ اَلْمِصْبَاحُ فِیْ زُجَاجَۃٍ۔ اَلزُّجَاجَۃُ کَاَنَّہَا کَوْکَبٌ دُرِّیٌّ یُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَۃٍ مُّبَارَکَۃٍ زَیْتُوْنَۃٍ لَّا شَرْقِیَّۃٍ وَّلَا غَرْبِیَّۃٍ یَّکَادُ زَیْتُہَا یُضِیْٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْہُ نَارٌ۔ نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ۔ یَہْدِی اللّٰہُ لِنُوْرِہٖ مَنْ یَّشَآءُ۔ وَیَضْرِبُ اللّٰہُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ۔ وَاللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ۔

(النور:36)

اللّٰہ آسمانوں کا نور ہے۔ اُس کے نور کی مثال ایک طاق کی سی ہے، جس میں ایک چراغ ہو۔ وہ چراغ شیشے کے شمع دان

میں ہو۔ وہ شیشہ ایسا ہو گویا ایک چمکتا ہوا روشن ستارہ ہے۔ وہ (چراغ) زیتون کے ایسے مبارک درخت سے روشن کیا گیا

ہو جو نہ شرقی ہو نہ غربی۔ اس درخت کا تیل ایسا ہے کہ از خود بھڑک کر روشن ہو جائے۔ خواہ اُسے آگ کا شعلہ نہ بھی چھوا ہو

یہ نور علی نور ہے۔ اللّٰہ اپنے نور کی طرف جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے۔ اور اللّٰہ لوگوں کے لئے مثالیں بیان کرتا ہے اور

اللّٰہ ہر چیز کا دائمی علم رکھنے والا ہے۔

آج خاکسار جس وجود کے بارہ میں کچھ عرض کرے گا اُس وجود کا تذکرہ اور اسکے بارہ کچھ بیان کرنا بھی برکت

سے خالی نہیں۔وہ وجود مبارک آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم جس کے بارہ عرش کاربّ فرماتاہے کہ اگر میں نے تجھے نہ

پیدا کرناہوتو میں یہ سارا جہاں ،سارے افلاک ہی نہ پیدا کرتا۔

خاکسار مختصر سے وقت میں بیان کرنے کی کوشش کرے گا۔کہ اُس وجود کے لئے کیاکیا تیاریاں کی گئیں۔اور پھر

اس وجودکا نور کس طرح پھیلااور پھر لوگوں نے حسبِ توفیق اپنی قندیلیں کس طرح روشن کیں۔اور کس طرح آپ کے وجودکی

برکت ہی سے چودھویں صدی کے سر پر ایک بدرِ مُنیر ظاہر ہوا۔

یہ وہ عظیم الشان وجود ہے جس کے ساتھ برکات اور فضائل کے ایسے سمندر موجزن ہیں کہ جہاں جہاں یہ نام پہنچتا

ہے جہاں جہاں اِس کا اُسوہ پہنچتا ہے وہاں قندیلیں روچن ہونے لگتی ہیں۔

جہاں تک آپ کی برکات کا تعلق ہے آپ ابھی بچہ ہی تھے ،یہ وہ عظیم الشان نور بنو سعد کے قبیلہ میں پلا۔کیا خدا تعالیٰ

کی اِس پیارے طفل کے ساتھ اپنی محبت کا اظہار ہے،بنو سعد اُس وقت تو نہیں تھا،یہ قبیلہ تو پہلے ہی سے معرضِ وجود میں آیا ہوا

تھا لیکن یہ مقدر تھا کہ اس بچہ کی وجہ سے اس کا نام بنو سعدرکھا جائے کیونکہ اس قبیلہ ہی کو سعادت ملنی تھی اس بچے کوپالنے کی۔

داعی حلیمہ،عجیب یہ پیارا بچہ ہے کہ کوئی اس کو قبول کرنے کے لئے تیار نہیں لیکن خدا تعالیٰ کی تقدیرنے داعی حلیمہ کو چنا

کیونکہ بچپن ہی سے اس کی رگوں میں حلم ڈالا جانا تھا یہ وہ عظیم الشان نور ہے جس کے نتیجہ میں حلم جو ساری دنیامیں اس طرح پھیلے

گا کہ اس کے ماننے والے بھی دل کے حلیم ٹھہریں گے۔

بچپن میں انکی اتنی برکات تھی،اس قدر اس نور کی خدا تعالیٰ نے پرورش کی ہے ،اس میں برکت رکھی ہے کہ وہ گھر برکتوں سے بھر

جاتا ہے۔وہ گدھی جس پر بیٹھتے ہیں وہ سب سے سریع القدم ہو جاتی ہے۔جس گھر جاتے ہیں وہاں کی بکریوں کے حوانے بھر جاتے

ہیں جو اس سے پہلے خشک تھے۔یہ وہ عظیم الشان بچہ جو بچپن سے ہی نور بن کر چمکا اور جہاں جہاں پہنچا روشنی پھیلاتا چلا گیا اور پھر اس

نور کی بھی عجیب تڑپ ہے کچھ بھی سُجھائی نہیں دیتا سوائے خدا تعالیٰ کے،کیونکہ فنا فی اللہ کا مقام بھی تو آپ کو ہی حاصل تھا،اسی لئے تو

مقصودِ کائنات ٹھہرے۔

ساری دنیا تاریکیوں میں پڑی ہوئی ہے اور یہ عجیب انسان ہے کہ ہر قسم کی محبتوں کو چھوڑ کے غارِ حرا کی تاریک کوٹھری میں جاکے،

اسی کی محبت میں گرفتار دیوانہ وار تڑپ رہا ہے۔

جب کہ میں نے کہا حضور ﷺ کے ہر کام میں اِعجاز ہے۔حرِا کا لفظ ہی دیکھ لیں۔حرا کے معنی بہت زیادہ تاریکی میں ایک قندیل

روشن کرنا،اس تاریکی میں ہی عبادت کی قندیل روشن کرنی تھی اور جبکہ تمام کائنات تاریک میں ڈوبی ہوئی تھی،یہ قندیل اس حرا میں

روشن ہوئی جس نے سارے عالم کو منور کر دیا۔

یہ وہ نور ہے، جس کو گھر سے نکالا جارہا ہے۔خداتعالیٰ کا حبیب، گھر والے دھکے دیکر گھر سے باہر نکال رہے ہیں، بے سروسامان

ہاتھ میں کچھ نہیں۔اور پناہ لیتا ہے غارثور میں۔عجیب بات ہے ثور کو کیوں منتخب کیا گیا۔یہاں پہ بھی خداتعالیٰ بتانا چاہتا ہے کہ اے

میرے حبیب آج تجھے دنیایہاں سے نکا ل رہی ہے، تیرے مکے والے تجھے نکال رہے ہیں ،بے سروسامان کررہے ہیں۔تجھے

میں غارثورمیں‌پناہ دیتا ہوں،ثور کے معنی عربی زبان میں‌انقلاب کے ہیں‌کہ اے گھر سے بے سر وسامان نکلنے والے ذرا ان تین

راتوں‌سے نکل کر دیکھ کس طرح انقلابات تیری پیشوائی کے لئے تیرے قدم چومنے کے لئے تیرے سامنے آئے گے،چنانشہ ایسا

ہی ہوا وہ نور جب مدینہ میں چمکا تو انقلابات درانقلابات اسلام کی خاطر ظاہر ہونے لگے،اورآج سے بعد کے زمانے میں بھی یہ

تاریکیوں میں بدر بن کر چمکے گی۔

اوراس کے مقابل پر یہ بھی بتادیا کہ خندق کھود ،یہ ایسی اقتداری خندق ہو گی جس میں قیصرو کسرٰی کے تخت ڈوب جائیں گے،

جس میں یمن کے بادشاہ اپنے سر رکھے گے ،اورنہ صرف ان میں انقلاب آیا بلکہ اُن لوگوں میں انقلاب کرگیاجن میں یہ نور چمکا کہ

فرشتے بھی ان پر فخرورشک کرنے لگے۔پھرآپ کا یہ فیضان اوربرکت صرف یہ نہیں کہ آغاز سے شروع ہو کر آپکے وجود پر ختم ہو گیا،

بلکہ آئندہ بھی جاری رہا اورآئندہ بھی ایسے عظیم الشان نور کی قندیلیں روشن ہوئیں۔

بے شماراولیاء کرام امت محمدیہ میں پیدا ہوئے جن میں آپکا نور چمکا اورایک عالم کو منور کرتا چلا گیا،اور پھربالآخر وہ عظیم الشان بدر

طلوع ہوا وہ سیّدنا حضرت مسیح موعود ؑکاوجود مبارک تھا،جواس تاریکی میں پھراُسی آفتاب سے روشنی پا کرمنور ہوا اورایک عالم کومنور

کرتا چلا گیا۔یہ انوارمحمدیہ اِسی طرح سے روشن ہوتے چلے جائیں گے،اورہمارے سیرت النبی ﷺ کے اجلاسات منعقد کرنے

کاحقیقی مقصد بھی یہی ہے،کہ اِن انوار کواپنے اندر پیدا کیا جائے اوراپنے جسم کے ذرہ ذرہ کواِن انوار کے ساتھ چمکایا جائے تاکہ

محمد مصطفی ﷺجو جہاں خدا تعالیٰ کی تخلیق کے آغاز کے طورپر خداتعالیٰ نے اُس کو بطور نور دنیا کے لئے پیدا کیاتھااوربلکہ یہ بھی کہ

اپنے کلام کاآغاز بھی آپ نے محمد ﷺ سے کیا۔فرمایا الحمد للّٰہ ربّ العالمین،الحمد کہتے ہیں سب تعریفیں اور محمد کہتے ہیں جو سب

تعریفوں کا مالک ہو گویا اپنے کلام کا آغاز بھی محمد مصطفی سے فرمایا جس طرح کائنات کاآغاز بھی رسول اللہ ﷺ سے فرمایا۔

یہ تقاضاکرتا ہے کہ ہم بھی اِس اسوہ حسنہ پر عمل کرتے ہوئے اپنے جسم کے ذرہ ذرہ اس طرح سے چمکا دیں کہ جس طرح

محمد ﷺ نے مقام محمدیت حاصل کیا تھا ہم بھی اپنے اپنے ظرف کے مطابق اپنی استعدادوں کو چمکائے ہوئے مقامِ محمدیت اپنے

ظرف کے مطابق پائیں اوریہی ہمارامقصود رہے،جس سے خدا تعالیٰ خوش ہو تا ہے۔اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے کہ

ہم اِن اجلاسات کی حقیقی غرض کو سمجھتے ہوئے اپنے اندر کو اس طرح سے اسلامی انوار سے چمکا دے کہ واقعی ہی مقام محمدیت اپنے

اپنے ظرف کے مطابق پاسکیں،اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا کرے۔(آمین)